بھکاری وفاق

صوبائی عیاشیاں
اور عوام کی بدحالی

ایک قومی المیہ

ابو حیان سعید

بھکاری وفاق ، صوبائی عیاشیاں اور عوام کی بدحالی: ایک قومی المیہ

ابو حیان سعید

16 مئ 2026

بہت دوستوں نے استفسار کیا کہ آپ تو این ایف سی ایوارڈ کے کٹر دشمن لگتے ھیں ۔ جی میں موجودہ شیطانی این ایف سی ایوارڈ کا کٹر دشمن ھوں اور اگر اس بار بھی این ایف سی ایوارڈ میں واضح ترمیم نہی ھوئ تو وفاق کو دفاعی اخراجات پورا کرنے کے لیئے بھکاریوں پر بھی ٹیکس لگانا پڑے گا ساتھ ھی حج و عمرہ کرنے والوں سے اربوں روپے ، فطرانہ ، زکواۃ اور قربانی کی کھالیں فوج اور رینجرز کو جمع کرنا پڑیں گی اس کے علاوہ چھوٹا پیشاب پر دس روپے اور بڑے پیشاب پر پچاس روپے بجلی یا گیس کے بل کے ساتھ لگ کر آئیں گے جس سے کھربوں روپے کی آمدنی ھو جائے گی ۔

جیسے لوگ بسیار خوری ، بسیار گویائ کے عادی ھیں تو میں خود کو بسیار لکھائ کا عادی گردانتا ھوں اب میں انفرادی طور پر کس کس کو کیا کیا جواب دوں یہ سوچنے میں ھی کچھ وقت لگ گیا تو پھر یہ مضمون وارد ھوا جس میں میری دانست میں تقریبا تمام سوالات کے جامع جوابات ھیں ۔

آج دل چاہ رھا ھے کہ اپنی خود پسندی کا اعتراف بھی کروں کہ ھمارے ایک مہربان مجتہد مطلق ھیں انتہائ وسیع المطالعہ اور کئ تحقیقی کتب انکے قلم سے وجود میں آئ ھیں یہ ھیں جناب نور احمد سندھی ۔ بہت سارے پروگرام بھی منعقد کرتے ھیں جس میں مجھے بھی بولنے کا موقع دیا جاتا ھے ۔ ایک بار محبت سے کہنے لگے " سائیں میں آپ کو اس لیئے بہت پسند کرتا ھوں کہ آپ اپنی مدلل بات تین سے چار منٹ میں مکمل کر لیتے ھیں جبکہ دوسرے مقررین آدھے گھنٹے تک گفتگو فرماتے ھیں "۔ تعریف کسے اچھی نہی لگتی اور وہ بھی اس دور کے مجتہد مطلق کے منہ سے پھول جھڑتے محسوس ھوتے ھیں ۔

دنیا کی معاشیات (Economics) میں ”Break-even Point“ کا تصور کاوبار ہوتا ہے، یعنی ”نہ نفع نہ نقصان“۔ لیکن قوموں کی معاشیات میں بریک ایون نہیں ہوتا۔ یا آپ جیت رہے ہیں، یا آپ ہار رہے ہیں۔

پاکستان اس وقت ایک ایسے معاشی سرکس میں تبدیل ہو چکا ہے جہاں عشروں سے ہر وفاقی حکومت قرصے دے کر عوام کا خون چوسنے والے عالمی اداروں اور مڈل ایسٹ کے حکمرانوں کے سامنے کشکول پھیلاتی ہے، کڑی شرائط پر قرض لیتی ہے، اور پھر وہ اربوں ڈالرز "این ایف سی ایوارڈ" کی صورت میں ان صوبائی حکمرانوں کی نذر کر دیے جاتے ہیں جن کی ترجیحات میں عوام نہیں بلکہ اپنی تجوریاں بھرنا ہے نا صرف سول حکمران بلکہ کئ آرمی چیفس بھی ہر سال عربوں سے دو تین ارب ڈالر کی امداد کے لیئے دامن پھیلاۓ رھے ۔ یہ "این ایف سی ایوارڈ" محض ایک مالیاتی تقسیم نہیں، بلکہ ایک قومی ڈکیتی ہے جو قانون کے لبادے میں جاری ہے ۔ پاکستان کی تمام سول حکومتیں جی ایچ کیؤ کی مرضی سے اقتدار میں آتی ھیں اور جاتی بھی ہیں لیکن اس شیطانی این ایف سی ایوارڈ پر جی ایچ کیؤ کی خاموشی کا میں تو یہ مطلب لیتا ھوں کہ جی ایچ کیؤ میں براجمان جرنیلوں کو معاشیات کا ککھ بھی علم نہی ھے اور وہ صرف سیاست سیاست کھیلتے ھیں جس کی الف ب بھی انکو نہی آتی اور جنرل باجوہ جیسے ڈفر جرنیلوں کے معاشیات میں پی ایچ ڈی کے دعوے کی تصدیق یونیورسٹی آف چیچہ وطنی ھی کر پاۓ گی ۔

جی ایچ کیؤ ایسے بے شرم اور بے غیرت لوگوں کو اقتدار میں لاتا ھے جو آئ ایم ایف ، ورلڈ بینک ، عربوں سے قرضے یا امداد مانگنے جاتے ھیں تو خصوصی طیاروں میں جاتے ھیں، پچاس پچاس ہزار ڈالرز کے سوٹ پہنتے ھیں ، کلائ میں دو دو لاکھ ڈالرز کی اسپیشل ایڈشن گھڑیاں ھوتی ھیں ، پانچ پانچ ہزار ڈالرز کی فرینچ ٹائیاں لٹکی ھوئ ھوتی ھیں ، فیملی اور فیملی فرینڈز بھی ساتھ ھوتے ھیں ، سیون اسٹار ھوٹلز کے خصوصی سویٹس بک کراۓ جاتے ھیں ، لیموزین گاڑیوں کو کراۓ پر لیا جاتا ھے ، بڑے برانڈز کی بھاری

بھرکم شاپنگز ہوتی ہیں ، خوب سیر سپاٹے ہوتے ہیں ۔ (نازک مزاج ساتھیوں سے التجا ہے کہ میری تحاریر کو پڑھنے سے گریز کیا کریں) معاف فرمائیے گا یہ سارا کنجر خانہ حکومتی کنجروں نے سرکاری خرچ پر مچایا ہوا ہوتا ہے۔ کوٹھے پر بیٹھی ہوئ کو رنڈی کہا جاۓ یا چھنال کہا جاۓ اس کو کیا فرق پڑتا ہے اور اس کے لیۓ گاھک لانے والے کو دلہ کہا جاۓ یا بھڑوا کہا جاۓ یا دیوث کہا جاۓ اس کو کیا فرق پڑتا ہے ۔

جب یہ غیر انسانی جی ہاں آپ نے بالکل درست پڑھا غیر انسانی اور ڈراونا ساتواں این ایف سی ایوارڈ جاری ہوا اور صوبوں کو اتنے جناتی فنڈز دیۓ جانے لگے خاص طور پر پنجاب اور سندھ کو اتنے فنڈز دیۓ گۓ کہ کرپشن کے دریا ہی بہنے لگے ۔ صوبوں کے پاس اتنا پیسہ آنے لگا کہ کوئ حساب کتاب رکھنا ہی نا ممکن ہوگیا ۔

پنجاب اور سندھ کو ہر سال این ایف ایوارڈ کی مد میں 20 ارب ڈالرز سے زائد ملتے ہیں ۔ جس میں پنجاب کو ہر سال 13 ارب ڈالرز اور سندھ کو ہر سال 7 ارب ڈالرز ملتے ہیں ۔ کھل گئیں آنکھیں ۔۔

وفاق کا دیوالیہ پن اور صوبوں کی شاہانہ طرزِ زندگی

اس بات پر تو اب پوری دنیا کو یقین آگیا ہے کہ پاکستان ائیر فورس ہی پاکستان کی سلامتی کی سب سے فیصلہ کن قوت بن چکی ہے ۔ اب صورتحال یہ ہے کہ سال 2024~2025 میں پاکستان ائیرفورس کو بمشکل ایک ارب ڈالر ہی مل سکے وہ تو چین کی مجبوری ہے کہ وہ بھارت دشمنی میں جدید J 10 C- طیارروں کی بڑی کھیپ پاکستان ائیرفورس کو بمعہ ٹریننگ تقریبا مفت ہی دے چکا تھا ۔ مئ 2025 کے فضائ معرکے میں چینی طیارے اور PL-15 میزائل مکمل ٹیسٹ بھی ہوگۓ اور پاکستان ائیرفورس کی دھاک بھی بیٹھ گئ ۔ لیکن اب دنیا کے خطرناک ترین J-20 اسٹیلتھ طیارے چین مفت میں نہی دے رہا اور نہ ہی ماخ 5 کی خوفناک طوفانی رفتار اور 450 کلومیٹر تک مار کرنے والے PL -17 مفت میں ملیں گے چینی صرف یہ مہربانی کر

چکے ھیں کہ پاکستان ائیرفورس کے ساٹھ ھوابازوں کو J-20 کی دو سال کی ٹریننگ مکمل کرا چکے ھیں اور پاکستانی لڑکے یہ J-20 کئ ماہ سے ساؤتھ چائنا سی پر اڑا رھے ھیں ۔ آئندہ مالی سال میں پاکستان ائیرفورس کو کم سے کم 8 ارب ڈالر چاہیئے تاکہ چین کو بیس عدد J-20 ، مکمل ساز و سامان اورچار اواکس طیاروں کی ادائیگی کی جائے اور اگلے تین چار سالوں میں J-35 بھی پاکستان ائیرفورس کو چاہئیں اور کئ آبدوزیں بھئ پاکستان نیوی کو چاہئیں ! تو آخر یہ پیسہ کہاں سے آئے گا کیونکہ آرمی تو اپنے بجٹ میں سے ائیرفورس اور نیوی کو روٹین کے علاوہ اضافی رقم دینے پر ھرگز تیار نہی ھے ۔

آج وفاق اس نہج پر پہنچ چکا ہے کہ اسے دفاعی اخراجات اور پرانے قرضوں کا سود چکانے کے لیے بھی مزید قرض لینا پڑتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف، این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبوں کو مجموعی ریونیو کا **57.5 فیصد** بغیر کسی جوابدہی کے منتقل کر دیا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا وہ واحد نظام ہے جہاں مرکز کنگال ہو رہا ہے اور صوبے اس پیسے سے ایسی عیاشیاں کر رہے ہیں جو پرانے زمانوں بادشاھی نظام میں ھوتی تھی ۔ وقت آ گیا ہے کہ اس ایوارڈ میں **50 فیصد کٹوتی** کی جائے تاکہ صوبے وفاق کے رحم و کرم پر رہنے کے بجائے اپنے وسائل خود پیدا کریں اور ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچایا جا سکے۔ دونوں بڑے صوبوں کے پاس اتنا زیادہ پیسہ ھے کہ پنجاب کی وزیراعلی کا 26 رکنی درباری خواتین ، بیٹیوں کے سسرال والوں اور کیمرہ ٹیموں بشمول بیوٹیشنز کے ھمراہ دنیا بھر میں سیر سپاٹوں پر تقریبا 176 کروڑ روپے خرچ کیئے جس میں فائیو اسٹار ھوٹلز میں وی وی آئ سویٹس ، لیموزین گاڑیاں ، شاپنگز ، وڈیو گرافی کی ٹیم کے اخراجات ، بھاری شاپنگز، وزیر اعلی پنجاب کے لاکھوں ڈالرز کے نصف درجن سلیکون ماسکس ، سیر سپاٹے پر اٹھنے والے اخراجات شامل ھیں ۔ پھر گذشتہ سال کے آخر میں لیئے جانے والے وی آئ پی گلف اسٹریم جیٹ ھوائ جہاز جس کی مالیت 11 ارب ھے اور اسکے عملے اور متفوق اخراجات پر بھی سالانہ 54 کروڑ خرچ ھوں گے ۔ جنوری 2026 میں وزیر اعلی پنجاب مریم نواز کے بیٹے کی دوسری شادی

کے تمام اخراجات پنجاب حکومت نے ادا کئے جو 26 کروڑ روپے بتائے جا رہے ھیں ۔ جناب دونوں بڑے صوبوں میں پیسے کی ندیاں بہہ رہی ھیں ۔

کراچی کی تباہی: ایک منظم سازش

ملک کا معاشی انجن کراچی آج ایک کھنڈر کا منظر پیش کر رہا ہے۔ جس شہر سے ملک کا 70 فیصد ریونیو نکلتا ہے، اسے پی پی پی کی صوبائی حکومت نے ایک سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ وسائل پر قبضے اور بلدیاتی اختیارات کی منتقلی کے بجائے، کراچی کے حق پر عشروں سے ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ کراچی کے انفراسٹرکچر کی بربادی دراصل پاکستان کی معیشت کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے اور اس مبارک کام پر پاکستان کی اصلی حکمران فوجی جنتا وش ملے اور تیر بجا پر ڈانس فرما رہی ھے ۔ ایک بات بتاتا چلوں لیکن ھوش مت کھوئیے گا وہ یہ کہ کراچی کے لیئے پانی کا منصوبہ K-4 ھو ، بی آر ٹی ھو یا انڈر پاسز ھوں ان تمام منصوبوں کے کے لیئے ورلڈ بینک یا ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک سے قرضے لیئے جاتے ھیں ۔ این ایف سی ایوارڈ میں سندھ حکومت کراچی کو بابا جی کا ٹھلو پکڑاتی چلی آ رھی ھے ۔ ایسے این ایف سی ایوارڈ کو ختم نہ کیا گیا تو کراچی تباھی کے ایسے گڑھے میں گرنے جا رھا ھے ھیرو شیما اور ناگا ساکی بھی شرمائے گا ۔ کراچی کو پانی کی سپلائ کے منصوبے K4 پر کام کرنے والے ایک کنسلٹنٹ کا کہنا ھے کہ K4 پچاس سال میں بھی پورا نہی ھو سکتا کیونکہ مرحلے وار ملنے والے پیسوں میں سے اسی فیصد پیسے سندھ حکومت کھا جاتی ھے اور ھمارے پاس صرف آنیاں تے جانیاں رہ گئ ھیں اور K4 منصوبے کو چار فیلڈ مارشل ملکر بھی پورا نہی کر سکتے ۔

عوامی پیسوں سے دبئی کے محلات

سب سے زیادہ شرمناک پہلو وہ تضاد ہے جو سندھ کی گلیوں اور دبئی کے برجوں میں نظر آتا ہے۔ ایک طرف سندھ کے تھر اور گوٹھوں میں بچے بھوک اور بیماری سے مر رہے ہیں، تو دوسری طرف سندھ کے ایک درجن سے زائد

وزراء کے **دبئی اور یو اے ای میں کئ بلین ڈالرز کے اثاثے** اور محلات سامنے آ رہے ہیں۔ یہ پیسہ کہاں سے آیا ؟ یہ وہی این ایف سی ایوارڈ کا پیسہ اور ترقیاتی فنڈز ہیں جو سڑکوں ،اسکولوں ، ہسپتالوں پر لگنے تھے، لیکن وہ "ہنڈی حوالے" کے ذریعے بیرونِ ملک منتقل ہو کر رئیل اسٹیٹ کی زینت بن گئے ، رہ گیا سندھ میں حکمران زرداری خاندان تو اس کے اثاثوں کی مالیت تقریبا 30 ارب ڈالر ھے جو دنیا بھر میں پھیلے ھوئے ھیں ۔

حرفِ آخر: کڑا احتساب یا مکمل تباہی

پاکستان مزید اس "اشرافیہ کم حرامیہ نواز نظام" کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اگر این ایف سی ایوارڈ کے فارمولے کو فوری طور پر تبدیل نہ کیا گیا اور صوبوں کو ملنے والے ایک ایک روپے کا حساب نہ لیا گیا، تو ملک کی سالمیت کو بیرونی دشمنوں سے نہیں بلکہ اندرونی معاشی لٹیروں سے خطرہ ہوگا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ این ایف سی ایوارڈ میں کٹوتی کرکے ھر سال 5 ارب ڈالر براہ راست پاکستان ائیر فورس کو دیئے جائیں ، تین ارب ڈالر کراچی اور دو ارب ڈالر جنوبی پنجاب میں صوبائ عیاش حکومتوں کو بائ پاس کر کے براہ راست بلدیاتی اداروں کو دیئے جائیں ورنہ پاکستان مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ سوال یہ ھے کہ فوجی جنتا کوتو یہ نظام کیسے سوٹ کرے گا جس میں جرنیلی جنتا کو سائیڈ لائن کر دیا جائے ؟ میرا مشورہ تو یہ ھے کہ جرنیلی جنتا پاکستان ائیرفورس کو مضبوط کر لے ورنہ جن بنکروں میں جرنیل مئ 2025 میں جا چھپے تھے وہ بنکر آئندہ انکو بچا نہی سکیں گے ۔

اب آخر میں ایک واقعہ سنتے جائیں جو شاید لفظ بہ لفظ اس طرح وقوع پذیر نہ ہوا ہو لیکن ھوا ضرور تھا ۔

امریکی نائب صدر جے ڈی وینس **12 اپریل 2026** (اتوار) کو پاکستان سے واپس روانہ ہوئے تھے ، پرواز کے ایک گھنٹے بعد انہوں نے جہاز کی کھڑکی سے جھانکا تو ایک کھنڈر بنے علاقے پر نظر پڑی تو انھوں نے اپنے اسٹاف

سے اس علاقے کی ھائ ریزولیوشن مووی بنوائ اور کنٹرول ٹاور سے معلوم کروایا کہ ابھی ھم ایران کے کس علاقے سے گذر رھے ھیں کنٹرول ٹاور سے بتایا گیا کہ " سئیں مونجھا آپ کراچی کے اوپر سے گذرتا ھے " ۔ خیر امریکہ پہنچنے پر وہ مووی صدر ٹرمپ کو دکھائ گئ تو ٹرمپ نے فرمایا " بہینڑیا ھم نے ایران کو تباہ کرنے کے لیئے کھربوں ڈالر برباد کر دیئے اور کچھ بھی نہی ھوا اگر ھم سندھ کے برہمنی سیدوں کی حکومت کو دو تین سو ارب ڈالر کا ٹھیکہ دے کر ایران لا بٹھاتے تو یہ ایران کو چند ماہ میں کھنڈرات میں تبدیل کر دیتے " ۔